نمبر سوم جلد بست و دوم

لوگون کا بچ جانا بھی ممکن ہے چنانچہ ہم صاف مشاہدہ کرتے ہیں۔ کو بعض اشخاص گورنمنٹ انگلشیہ کی بغاوت اختیار کرکے سرحد یاغستان یا پانڈی چیری میں پناہ گزین ہوجاتے اور صاف بچ جاتے ہیں۔ اور بہت لوگ اس سلطنت میں رہکر رعایا کا خون وکشت سرقہ اور زنا بجبر کرکے عدالت کے وکیلون کو اپنی حمایت کے لئے کہڑا کرکے روپیہ خرچ کرکے جہوٹے گواہ بناکر صاف بری ہوکر اسی سلطنت میں دندناتے پہرتے ہیں۔ اور مذہب اور احکام مذہب لوگوں کو اخروی مواخذہ سے ڈراتے ہیں۔ اسوجہ سے جو لوگ مذہب اور مواخذہ آخرت سے وڑتے ہیں۔ وہ نقض امن سے دلی یقین کے ساتہہ ڈرتے ہیں۔ اور نقض امن کرکے اپنے بچاؤ اور پناہ کی کوئی جگہ کوئی تدبیر نہ پاکر وہ نقض امن سے پرہیز کرین یا نہیں سمجہتے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ جن اقوام اور ملکون میں مذہبی ہدایات پر یقین وایمان رکہنے کے سبب بغاوت اور دیگر گناہوں (قتل چوری۔ زنا۔ خودکشی وغیرہ) کو برا سمجہا جاتا ہے۔ ان اقوام اور ملکوں میں اس قسم کے جرائم اس کثرت سے واقع نہیں ہوتے۔ جس کثرت سے ان اقوام اور ملکوں میں واقعہ ہوتے ہیں جنمیں مذہب کا اعتقاد اور مواخذہ اخروی کا یقین نہین ہے۔ گو قوانین وآئین سلطنت اس قوم وملک میں اعلیٰ درجہ کی تہذیب واستحکام کو پہنچے ہوئے ہیں۔

اسکی تمثیل میں ہم دو ملکون اور انکی رعایا اقوام کو پیش کرتے ہیں۔ ایک ایشیا افغانستان وغیرہ دوسرا یوروپ انگلستان وغیرہ۔ افغانستان میں زنا۔ اور خودکشی برائے نام ہے یوروپ ان جرائم میں اپنی نظیر نہیں رکہتا۔ زنا تو وہان عموماً جرم ہی نہیں۔ خودکشی کو قانون سلطنت نے جرم قرار دیا ہوا ہے۔ مگر اس کا وقوع اس کثرت سے ہوتا ہے۔ جسکی نظیر دوسرے ملکوں میں پائی نہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۴) وہ اب اسکے آنیسے منسوخ ہوگیا ہے۔ اور جہاد مطلق حرام ہے۔ مگر یہ عبارت جو ہمنے دافع الوساوس سے نقل کی ہے اسکی تمام تصانیف پر پانی پہیر رہی ہے۔ اور یہ بتارہی ہے۔ کہ جو کچہہ اس نے تصانیف مذکورہ میں بیان کیا ہے وہ صرف دہوکہ دہی اور ہاتہی کے دانت ہیں۔ در حقیقت وہ ہر شخص کو اور ہر قوم یا سلطنت کو جو اسکے مذہبی خیالات کے مخالف ہونا فرمان جانتا ہے اور انکے مالوں اور جانوں کو تلف کرنا جائز سمجہتا ہے۔ ہمنے یہ بات مرزا کے مقابلہ میں اور اسکو مخاطب کرکے سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۹ جولائی ۱۹۰۰ء میں مشتہر کی تو مرزا نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا نہ اس اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں اور نہ کسی اپنے اخبار یا رسالہ میں جس سے صاف ثابت ہے کہ اس عبارت میں یقیناً وہ اشتباہ ہے اور جبتک کہ اس عبارت کو مرزا غلام احمد واپس نہ لے یا اسکا کوئی مطلب صحیح نہ بتا دے اسکی تعلیم اور وہ اور اسکے پیرواں محل اشتباہ ہیں۔ ہمارا دلی خواہش ہے کہ مرزا اس عبارت کو واپس لے۔ اگر اس کا صحیح مطلب بتا سکے اور اسکی تعلیم پر اشتباہ تمام ملاو

٭ مرزا تو مرگیا ہے۔ یہ کام اسکے جانشین کرینگے۔ تو اس اشتباہ کے الزام سے بری ہو نگے